اٹھانا پڑی ہے تو مذکرات کی میز پر، جو حکمرانوں کی نااہلی کا ثبوت ہے۔ اس سلسلے میں فوج اور اس کے ذیلی اداروں کی حب الوطنی پر کسی کو شک نہیں کرنا چاہیے۔

نیز یہ فرمان بھی پوری قوم کی ترجمانی ہے کہ وطن عزیز کو امریکی چنگل سے آزاد کرانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اس کے لیے حکومت، فوج اور سیاسی پارٹیوں کو مشترکہ لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے۔

یہ اہم قومی مقصد صرف بیانات اور اعلانات سے حاصل نہیں ہوگا؛ بلکہ اس نصب العین کے حصول کے لیے ذاتی مفادات کو قومی مفادات پر قربان کرنا نہایت ضروری ہے۔ جب تک حکمران غیر ملکی امداد اور قرضوں سے اپنی تجوریاں بھرنے کا غدارانہ عمل جاری رکھیں گے، غیر ملکی تسلط سے آزادی وخود مختاری کا خواب ہرگز شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے گا۔ حکمران اس سلسلے کی پہلی کڑی کے طور پر اپنا سرمایہ ملک میں لے آئیں، اس سے عوام کا اعتماد بحال کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

امیر محترم کی تیسری بات محل نظر ہے جس میں آپ نے ایبٹ آباد کے واقعے کو امریکی دعوے کے مطابق تسلیم کر لیا ہے۔ جبکہ بہت سارے تجزیہ نگار اس کو محض ڈرامہ سمجھتے ہیں۔ اور ان کی دلائل میں بڑا وزن ہے۔ کیا امریکی فوج جرأت وبہادری کے اوج ثریا پر فائز ہے، جو دنیا بھر میں مسلح کارروائیوں کے بنیادی منصوبہ ساز "اسامہ بن لادن" پر ڈائریکٹ کارروائی کرتی ہے تو صرف چالیس منٹ میں مطلوبہ شخصیت کو ہلاک کر کے ساتھ لے جاتی ہے، اور ان کا اپنا بال بھی بیکا نہیں ہوتا ؟!!

جبکہ یہی امریکی فوجی جنوبی وزیرستان وغیرہ میں طالبان کے عام کارکنوں کا سامنا کرنے سے کتراتے ہوئے ڈرون حملے کرتے رہتے ہیں، حتیٰ کہ ان حملوں میں ان کے اپنے اقرار کے مطابق 97 فیصد غیر مطلوبہ معصوم لوگ نشانہ بنتے ہیں۔

امریکہ ہمیشہ سے پاکستان کے ساتھ "بغل میں چھری منہ میں رام رام" والا سلوک کر رہا ہے۔ اور ایبٹ آباد کے ڈرامے سے وہ کئی مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہے:

{1} پاکستان میں نیٹو کی مطلوب ترین شخصیت اسامہ بن لادن کا وجود ظاہر کر کے اس ملک کو ریاستی طور پر دہشت گردی میں ملوث ثابت کرنا۔

{2} پاکستان کو سعودی ملک بدر شخص کا پشت پناہ ثابت کر کے دونوں برادر اسلامی ملکوں کے تعلقات

میں کشیدگی پیدا کرنا۔

{3} پاکستانی عوام کو ملکی فوج اور اس کے خفیہ اداروں سے متعلق بدگمانی اور خدشات میں مبتلا کرنا۔

{4} القاعدۃ پر فتح کا غلغلہ بلند کر کے سیاسی و معاشی مفادات حاصل کرنا اور افغانستان سے فرار کی راہ ہموار کرنا۔

اس چوتھے مقصد سے ہمیں کوئی سروکار نہیں؛ لیکن پہلے تین مقاصد یقیناً امریکہ کی اسلام دشمنی اور اپنے ''فرنٹ لائن سٹیٹ'' کے ساتھ بے وفائی کے واضح مظاہر ہیں۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کو ظالم امریکہ کے چنگل سے آزادی دلانے کے لیے پوری قوم کو اس اہم سانحے اور اس کے پس پردہ مذموم مقاصد کے خلاف صف آرا ہو جانا چاہیے۔ پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ مہم کا ہر سطح پر منہ توڑ جواب دینا چاہیے۔ اصل حقائق سے آگاہ کر کے اور سعودی سفارتکاروں کا تحفظ یقینی بنا کر برادر اسلامی ملک کا اعتماد حاصل کرنا چاہیے اور عوام میں یہ شعور اجاگر کرنا چاہیے کہ ایبٹ آباد کے سانحے سے متعلق امریکی دعویٰ باطل ہے۔ اور اگر یہ واقعہ پیش آیا ہے تو اس میں بھی امریکی خفیہ اداروں کا بنیادی کردار ہے۔ اس میں ہمارے قومی اداروں کے بعض افراد ملوث ہوں، تب بھی مجموعی طور پر ان اداروں پر طعن کرنا اسلامی تعلیمات کی رو سے بھی درست نہیں۔

پاک سعودی تعلقات اور دشمن عناصر

یاسین ساقی

اسلامی خلافت کی شکست وریخت کے بعد عالم اسلام کم و بیش چھپن ٹکڑوں میں بٹ گیا؛ جنہیں ''اسلامی'' ریاستوں اور ممالک کے مختلف ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔ مگر چشم بینا سے دیکھیں تو کسی بھی ملک میں ''اسلامی'' قوانین نافذ نہیں ہیں، سوائے سعودی عرب کے؛ جہاں قرآن مجید و حدیث شریف کی تعلیمات کی پاسداری اور اسلامی قوانین کی بالادستی سرکاری سطح پر ہوتی ہے، اس کا منشور و دستور اسلام ہے۔

'' المملكة العربية السعودية'' واحد اسلامی ملک ہے جہاں اسلامی نظام کو مغربی اور مصنوعی قوانین پر فوقیت حاصل ہے۔ اسلامی شریعت کی روشنی میں حدود و قصاص کی تنفیذ کی جاتی ہے۔ تمام ممالک کی

نسبت سعودی عرب کو یہ امتیازی شرف حاصل ہیں: کتاب وسنت کے تحت صاف وشفاف عقیدے کی اشاعت، حرمین شریفین کی بیش بہا خدمات، حجاج ومعتمرین کرام کی گرانقدر خدمت گزاری، اسلامی تشخص کو برقرار رکھنے کی عملی کاوشیں، دنیا بھر میں دینی، انسانی اور فلاحی اداروں کا انتظام یا ان کی معاونت جیسی خدمات جلیلہ اور جہودِ مبارکہ اس کی قسمت میں ہیں۔ حرمین شریفین اور محمد عربی ﷺ کا مبارک روضہ بھی مقدس سرزمین حجاز وبطحا میں استادہ ہیں۔

اسلام کے لیے دھڑکنے والے دلوں پر سعودیہ عربیہ کا نقشہ کسی نہ کسی سبب کندہ ہے، چھپائے یا اظہار کرے۔ جسے ارضِ محترم مکہ ومدینہ سے عقیدت نہ ہو وہ کیسے مسلمان ہوگا؟! لہٰذا سعودی عرب کی سالمیت، استحکام، بقا اور تشخص کو برقرار رکھنے اور اس میں مزید نکھار پیدا کرنے کے لیے فرزندانِ توحید کے لبوں سے ہمہ وقت دعائے خیر نکلتی ہے۔

پاکستان کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کی بنیاد رکھنے والوں کا مقصد بہت عظیم تھا، اگرچہ بعض لیڈروں کی نیت پر کچھ حضرات انگلی اٹھاتے ہیں، لیکن نعرہ سب کا ایک تھا: ''پاکستان کا مطلب کیا؟ لآ إلہ إلا الله!''

بعد میں کہاں تک اس نعرے کو عملی جامہ پہنانے میں پاکستانی حکمران اور عوام کامیاب ہوئے، یہ ایک الگ المناک اور طویل داستان ہے۔ پھر بھی اس مقدس نعرے کی وجہ سے ''پاکستان'' کو ہزار خامیوں کے باوجود مسلمانانِ عالم کے ہاں ایک خاص مقام حاصل ہے، اس کے باسیوں کے دلوں میں اسلامی غیرت اور حمیت کے جذبات موجزن ہیں۔ اور اب پاکستان عالم اسلام کا واحد سپر پاور ہے جو عسکری اور جنگی مہارت کے ساتھ بھاری اسلحہ، میزائل اور ایٹمی ہتھیار بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ واحد اسلامی ایٹمی طاقت ہونے کی بنیاد پر اسلام دشمن ممالک کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح چبھ رہا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ سعودی عرب اور پاکستان کے تعلقات بہت گہرے اور مضبوط ہیں۔ تاریخ عالم کے ہر نشیب وفراز میں دونوں ایک دوسرے کے شانہ بشانہ رہے ہیں۔ کٹھن ایام میں بھی مدد کرنے کا سلسلہ پرانا ہے۔ سعودیہ کو رب کائنات نے دولت اور سیم وزر کے حظِ وافر سے نواز رکھا ہے۔ ''بلیک گولڈ'' یعنی تیل کی بڑی مقدار زیرِ زمین ہے۔ سعودی حکومت اس دولت بے بہا سے بے سہارا مسلمانوں ہی کی نہیں؛ بلکہ بے آسرا عام انسانوں کی بھی دادرسی کرتی ہے۔ قومی دولت کی وافر مقدار پاکستانی حکومت اور قوم پر نچھاور کی جاتی ہے۔

یومِ استقلال سے تا حال سعودیہ نے ہمیشہ پاکستان کے ساتھ مادی ومعنوی تعاون کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ سختیوں کے زمانے میں سچی دوستی کا حق ادا کیا۔ گھمبیر مسائل کے دلدل میں پھنسنے پر تن من دھن کی بازی لگاتے ہوئے ارضِ پاک اوراس کے باشندوں کے ہاتھوں کو تھام کر گرداب بلا سے نکال کھڑا کیا۔ غربت وافلاس، زلزلہ وسیلاب اور قدرتی آفات سے نمٹنے میں پورا ساتھ دیا۔ ان کے فیوض وبرکات سے بلاتفریق خدمت انسانیت کا ہر ادارہ اور غریب عوام مستفید ہوتے آئے ہیں۔ دینی، سماجی، فلاحی، سیاسی، معاشی اور سیاسی بحرانوں کے وقت سعودیہ عربیہ کا کردار بہت ہی عیاں، جاویداں اور مثالی رہا ہے، جس سے کسی بھی منصف کو انکار کی گنجائش نہیں ہے۔ اسی وجہ سے سعودی عرب تمام پاکستانیوں کے قلوب واذہان کا مرکز ہے۔

مگر یہ سب کچھ ملک دشمنوں کی نظروں میں جچتا ہی نہیں ہے۔ لہٰذا وہ تعلقات کی اس مضبوط عمارت کو ٹھیس پہنچانے کے لیے نہایت عیارانہ ہتھکنڈے زیرِ استعمال لا رہے ہیں۔ ایک تو ان دونوں اسلامی سٹیٹس کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے مذموم عزائم کو عملی جامہ پہنانے کے لیے شاطرانہ چالبازیاں کرتے ہوئے قلابازیاں کھا رہے ہیں۔ مختلف قسم کے ڈرامائی سیریز ہمیں آئے روز سننے اور دیکھنے کو مل رہے ہیں۔

کبھی سعودیہ پر دہشت گردی پھیلانے کا، کبھی حقوقِ نسواں ہضم کرنے کا، کبھی جہادی تنظیموں کو امداد پہنچانے کا، تو کبھی ''بے بس وبے آسرا مسلمانوں'' کی مالی مدد کرنے کا الزامِ بے ہنگام لگایا جا رہا ہے۔

تصویر کے دوسرے رخ پر پاکستان کو دہشت گردوں کا اڈہ قرار دیا جا رہا ہے، ان کی عسکری تربیت کرنے کے الزامات تراشے جا رہے ہیں۔ اور انہی خودساختہ الزامات کو بنیاد بنا کر غلام حکمرانوں پر قابو کر کے ہر روز حقوقِ انسانی کے نام نہاد عالمی علمبردار، غریب اور بے گناہ شہریوں کو دن دیہاڑے مسلسل ڈرون حملوں سے شہید کر رہے ہیں۔ قبائلی علاقے میں ہر گھر ماتم کناں اور حقوق انسانی کی پامالی پر شکوہ کناں ہے۔

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ دشمن عناصر پاک سعودی دوستانہ تعلقات کو ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں، جس میں نہ صرف یہودیت اور صیہونیت کے قدیم وجدید مخابراتی ادارے کارفرما ہیں، بلکہ کچھ اور دشمن اور ''دوست نما دشمن'' بھی شامل ہیں۔ اور وہ مختلف روپ اور بہروپ میں مصروفِ عمل ہیں۔ کراچی میں سعودی سفارت کار حسن القحطانیؒ کا بہیمانہ قتل بھی اسی سازش کا شاخسانہ اور ایک ناعاقبت اندیش امر کا سنگِ میل ہے۔ یہ بات ہر کسی پر عیاں ہے کہ پاک سعودی دوستی بہتوں کو جچتی نہیں، اور اسے خراب کرنے میں بڑی بڑی طاقتیں مگن ہیں۔

''اتفاقاتِ زمانہ بھی عجب ہیں ناصر آج کل وہ دیکھ رہے ہیں جو سنا کرتے تھے''

اس وقت پاکستان اپنی تاریخ کی گھمبیر اور گھناؤنی گھڑیاں گزارتے ہوئے نازک ترین موڑ پر کھڑا ہے۔اس کی خودمختاری اور قومی سالمیت داؤ پر لگی ہوئی ہے۔ ہر طرف سے مظلوم، مجبور اور مقہور ہے۔ دوست ممالک کی طرف ٹھنڈی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ساتھ ہی ملک دشمن عناصر اس کے جسم کو چھلنی کر چکے ہیں اور اب اس کو پروں سے بھی محرومی کا شکار بنا کر اونچی اڑان کو بھی ناکارہ بنانے کی خاطر دن رات کام کررہے ہیں، اور ہر قسم کے جارحانہ حربے اور ہتھکنڈے استعمال کرنے سے نہیں ہچکچاتے۔

پاکستان کو اس کے مخلص اور وفا شعار مدد ومعاون حلیفوں سے یک لخت جدا کرکے بے یار ومددگار بنا کر صہیونی اور مغربی اداروں کے رحم وکرم پر چھوڑنا اور ہروقت ان کی طرف کشکول بڑھانے پر مجبور رکھنا ان کی اولین ترجیحات میں شامل ہے؛ جس کی خاطر وہ تیغ بکف ہیں اور زہر ہلاہل سے اس کی دوستیوں کا چکنا چور کرنا چاہ رہے ہیں۔ پاک سعودی تعلقات کو خراب کرنے کی ناکام کوششوں کی قبیح وپلید صورتیں مدتِ دراز سے گاہے بگاہے منظرِ عام پر آتی رہی ہیں۔

اسی کڑی کی ایک اور واردات یہ ہے کہ کراچی کے حساس علاقے ڈیفنس میں واقع سعودی عرب کے قونصلیٹ کی عمارت پر حملے کے بعد بقولِ وزیرِ بابا ''سکیورٹی انتظامات سخت کیے گئے تھے۔'' انتظامات کی ''اسی سختی'' کو چیلنج کرتے ہوئے ۱۶ مئی ۲۰۱۱ء کی صبح موٹر سائیکلوں پر سوار دہشت گردوں نے سعودی سفارت کار حسن القحطانی پر ۶ سے ۱۰ تک گولیاں چلائیں، حملہ آوروں نے دونوں اطراف سے فائرنگ کی، ایک گولی سر میں لگنے سے محترم سفارت کار چل بسے۔ ﴿إنا لله وإنآ إليه راجعون﴾ القحطانی کو قتل کرکے ملک دشمن عناصر نے اپنے ناپاک اور نجس مہم کو آگے بڑھانے کی مذموم کوشش کی ہے۔

سیکورٹی آفیسر سعودی قونصلیٹ حسن ایم القحطانی عمر عزیز کی ۴۵ بہاریں دیکھ چکے تھے۔ان کی جان جاں آفریں کے سپرد ہوگئی۔ لیکن یہیں پر قصے کی ''انتہا'' نہیں؛ بلکہ ''ابتدا'' ہوتی ہے۔ان کی موت کے بعد ''نامعلوم ملزمان'' کے خلاف رسماً مقدمات درج کرلیے گئے ہیں اور نام نہاد ''تحقیقی کمیٹیاں'' تشکیل دی گئی ہیں...... ملک عزیز میں لاکھوں ایسی کمیٹیاں صبح وشام بنتی اور بکھرتی رہتی ہیں۔

صدر، وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سمیت ملکی، دینی، سماجی، سیاسی اور جہادی تنظیموں کے لیڈروں اور اعلیٰ